

تصویریں نظر آتی ہیں۔ گویا اس کی حیثیت سینما کے پردے کی ہے، چنانچہ پہلے شہیدوں پر جو کچھ گزری، وہ سب اس میں صاف نظر آرہی ہے۔

۹۔ شرح : اے زمانے کو روشن کرنے والے آفتاب کے جلوے! ادھر بھی توجہ فرما۔ ہم پر سائے کی طرح عجب وقت آ پڑا ہے۔

لطف یہ کہ وقت سائے کی طرح آ پڑا ہے اور خورشید جہان تاب کے جلوے سے لطف و رحم کے طلب گار ہیں، جس کے بغیر سایہ دور نہیں ہو سکتا۔ مولانا طباطبائی فرماتے ہیں: ”وقت پڑنے کا محاورہ جس محل پر مصنف نے صرف کیا ہے، اس کی خوبی بیان نہیں ہو سکتی۔“

۱۰۔ لغات - ناکردہ گناہ : جو گناہ ابھی نہیں کیے۔

کردہ گناہ : جو گناہ کیے جا چکے۔

شرح : اس شعر کی مفصل شرح :

مجھ سے مرے گنہ کا حساب اے خدا نہ مانگ

میں ہو چکی ہے۔ مختصر یہ کہ اے خدا! اگر کیے ہوئے گناہوں کی سزا لازم ہے تو جو گناہ نہ ہو سکے اور حسرت دل میں رہ گئی، ان کا صلہ بھی تو ملنا چاہیے۔

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں: ”اس شعر کی داد کون دے سکتا ہے؟ میر تقی کو بھی حسرت ہوتی ہوگی کہ یہ مضمون مرزا نوشہ کے لیے بچ رہا۔“

۱۱۔ شرح : اے غالب! اگر خلق خدا نے تجھ سے مٹنے موڑ لیا ہے اور

اتنا تعلق توڑ لیا ہے کہ بیگانہ سی بن گئی ہے تو اس پر حوصلہ ہارنے اور بیدل ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ میری جان! اگر مخلوق میں سے کوئی تیرا نہیں بتاتا تو تیرا خدا تو سر پر موجود ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی کی کیا ضرورت ہے؟

فارسی میں بھی ایک مقام پر فرمایا ہے :

جہانیاں ز تو برگشتہ اندگر غالب

تراحمہ پاک خدا سے کہ داشتہ، دارے،